خورشیدِ فاران

در آئینہ تحریراتِ حضرت مجددِ زماںؑ

تالیف و ترتیب: مرزا محمد سلیم اختر

احمدیہ انجمن لاہور

www.aaiil.org

عنوانات

حرف آغاز 1

طائرسدرہ نشیں............3

آنحضرت ﷺ کا بلند مقام | انسان کامل | آئینہ صفات الٰہیہ
عالی مرتبہ نبی | مقبول نبی | صاحب کرامت نبی | قابل تعریف نبی
آئینہ حق نما | قابل فخر نبی | کامل نمونہ | جلالی نبی
کمالات قدسیہ | فہم وفراست | فخرِ رسل | مبارک نبی
جامع کمالات نبی | افضل الانبیاء | اعلیٰ درجہ کا نور | صاحب فیضان نبی
فانی فی اللہ

ختم نبوت............ 17

خاتم کمالات نبی | خاتم النبیین | صاحب خاتم | ختم نبوت کا مفہوم
زندہ نبی | حقیقی منجی | قابل اتباع نبی | بینظیر نبی | مدعی نبوت کافر ہے

جام طہور............ 23

شانِ احمد | عشقِ محمد | جمالِ محمد | مجمع البحرین علم ومعرفت
سرورِ خاصانِ حق | نورِ محمد | نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

نشید حجاز............ 35

لا شك ان محمدا خیرالوری | له رتبة فيه المد اتح تحصر | يا قلبی اذكر احمدا

عقائد............ 41

حضرت مسیح موعود کا عقیدہ

غیرتِ عشق............45

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

قدیم سے مخالفین حق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ مامورین حق کے خلاف جھوٹ کا سہارا لے کر غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں اور سادہ لوعوام کو گمراہ کرتے ہیں۔اسی طریق پر عمل کرتے ہوئے مخالفین حق نے ماموروقت مجدّد صد چہاردہم مسیح موعود ومہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں بہت زیادہ بدگمانیاں پیدا کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نعوذ باللہ آپ مدّعی نبوت اور گستاخ رسولؐ ہیں۔حالانکہ سچائی اس کے برعکس ہے۔

یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی وضاحت ان الفاظ میں کردی ہے ''اور وہ (آنخضرت صلعم) بلند انتہائی مقامات پر ہے۔پھر قریب ہوا اور بہت قریب ہوا۔سو وہ دو کمانوں کا وتر ہوا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر'' ۔(سورۃ النجم آیت نمبر 8 تا 10)تو اس کے بعد کوئی بھی مسلمان آپؐ کی شان میں گستاخی کرنے کا سوچ سکے؟ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی کا ہر ہر لمحہ اللہ کے دین کی سربلندی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ثابت کرنے کے لئے صرف کیا ہو!

شبان الاحمدیہ مرکزیہ نے ان بدگمانیوں کو دور کرنے اور حقیقت کو واضح کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی اس کے بارے میں میں خود کچھ بھی نہیں لکھ سکتا کیونکہ نہ ہی میرے قلم میں اور نہ ہی کسی دوسرے کے قلم میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ ان کی محبت کی عکاسی اور ترجمانی کرسکے۔حضرت مسیح موعودؑ کی رسول اللہ صلعم سے محبت کی عکاسی صرف آپ کی تحریرات ہی کرسکتی ہیں۔شبان الاحمدیہ نے اس کتابچے میں آپ کی چند تحریرات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت اور عقیدت سے لبریز ہیں جمع کرکے شائع

کی ہیں۔

قارئین کرام خود پڑھ کر اس امر کا فیصلہ کریں کہ آیا حضرت مسیح موعودؑ عاشق رسولؐ تھے یا گستاخ رسولؐ؟

یہاں پر میں ایک بات ضرور واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ ''خورشید فاران'' حفیظ الرحمٰن شیخ مرحوم ومغفور، صدر شبان الاحمدیہ مرکزیہ کے دور صدارت 1974، 75ء میں شروع کیا گیا تھا مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر رُک گیا تھا۔ اب اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ کا موضوع توحید ہوگا۔ یہ شمارہ موجودہ شبان الاحمدیہ کی طرف سے حفیظ الرحمٰن شیخ مرحوم ومغفور اور ان کی ٹیم کے لئے Tribute ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ حضرت امیر کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنھوں نے ہر قدم پر ہمیں رہنمائی اور مدد سے نوازا یہاں تک کہ ہم گزشتہ 35 برس کے اس رکے ہوئے کام کو دوبارہ کرنے کامیاب ہو گئے۔

آخر میں شبان الاحمدیہ کے تمام عہدہ داران، محی الدین صاحب (نائب صدر) ہارون جاوید صاحب (سیکرٹری) حامد رحمٰن صاحب (جائنٹ سیکرٹری) طیب آفتاب صاحب (خازن) اور جملہ معاونین کا شکر گذار ہوں جن کے مخلصانہ تعاون نے اس کام کو شروع کرنے میں مدد دی۔

فجزا ھم اللہ احسن الجزا۔

وقاص احمد

صدر شبان الاحمدیہ مرکزیہ (2010)

۵ عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور (دارالسلام)

رابطہ نمبر شبان الاحمدیہ مرکزیہ : 0313-4433515

طائرِ سدرہ نشیں

''نبی کریم ﷺ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ وریشہ میں ملی ہوئی بات ہے''

آنحضرت ﷺ کا بلند مقام

آنحضرت ﷺ کے درجہ عالیہ کی شناخت کیلئے اس قدر لکھنا ضروری ہے کہ مراتب قرب و محبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتشِ محبتِ الٰہی لوح قلب انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو۔ اس درجہ کی محبت پر جب خدائے تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے...... جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی۔ فقط ایک چمک ہوتی ہے۔ جس کو روح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے ارد گرد کو روزِ روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہر ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید

القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کی انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور اس کو رأی ما رأی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسان کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے۔ حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمدؐ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالات تامہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ و ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔

(توضیح مرام، ص ۲۴ تا ۲۶)

انسانِ کامل

’’پھر اس جگہ ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے اور وہ یہ کہ تیسری قسم کے لوگ بھی جن کا خدائے تعالیٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے اور کامل اور مصفّٰی الہام پاتے ہیں قبولِ فیوضِ الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے اور ان سب کا دائرہ استعدادِ فطرت باہم برابر نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی کا دائرہ استعداد فطرت کم درجہ پر وسعت رکھتا ہے اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے اور کسی کا بہت زیادہ اور کسی کا اس قدر جو خیال و گمان سے برتر ہے اور کسی کا خدائے تعالیٰ سے رابطۂ محبت قوی ہوتا ہے اور کسی کا اقویٰ اور کسی کا اس قدر کہ دنیا شناخت نہیں کر سکتی اور کوئی عقل اس کے انتہا تک نہیں پہنچ سکتی اور وہ اپنے محبوب ازلی کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ کوئی رگ و ریشہ ان کی ہستی اور وجود کا باقی نہیں رہتا اور یہ تمام مراتب کے لوگ بموجب آیت كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ اپنے دائرہ استعداد فطرت سے زیادہ ترقی نہیں

کر سکتے اور کوئی ان میں سے اپنے دائرہ فطرت سے بڑھ کر کوئی نور حاصل نہیں کرسکتا اور نہ کوئی روحانی تصویرِ آفتاب نورانی کی اپنی فطرت کے دائرہ سے بڑھ کر اپنے اندر لے سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر ایک کی استعداد فطرت کے موافق اپنا چہرہ اس کو دکھا دیتا ہے اور فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دکھائی دیتا ہے مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضا اور نقوش دکھا دیتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دکھلا نہیں سکتا سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اس میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں کہ گویا اظہارِ صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اور اس سے بڑھ کر وہ خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلیات مختلفہ کی وجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں مگر مختلف تجلیات کی رو سے اسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہو گئیں چونکہ موسیٰ کی ہمت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی اس لئے موسیٰ پر تجلی قدرتِ الٰہی اسی حد تک محدود رہی اور اگر موسیٰ کی نظر اس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جواب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی ہمت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو ان کی نظر کے سامنے تھے اور دوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ ان کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا۔ اس لئے قدرتِ الٰہی کی تجلی بھی ان کے مذہب میں اسی حد تک محدود رہی جس قدر ان کی ہمت تھی .... مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی

تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کیلئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی،ص ۲۵ تا ۲۹)

آئینہ صفاتِ الٰہیہ

چونکہ آنحضرت ؐ اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلی و اصفیٰ تھے اس لئے اللہ جل شانہ ٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کیلئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔

(سرمہ چشم آریہ،ص ۲۰۔۲۱ حاشیہ)

عالی مرتبہ نبی

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی

درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، ص ۱۱۵۔۱۱۶)

مقبول نبی

انسانی فطرت شہادت دیتی ہے کہ جن نبیوں کی عام طور پر کروڑ ہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرت الٰہی بارش کی طرح ان پر برستی ہے وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے کوئی اس سے کلام کیا اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی جو شخص جائز رکھتا ہے جو ایسی عزت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت اور ایسے آسمانی نشان اس کذاب دجال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے ایسا شخص دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور در پردہ وہ دہریہ ہے یہی سچائی کی ایک

زبردست دلیل ہے جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولیٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

(چشمۂ معرفت، ص ۷ خاتمۃ الکتاب)

صاحب کرامت نبی

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بہ تازہ نشان پاتی ہے لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں لہٰذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے .... سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اس کمال سے مراتب عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں پس مذہب اسے کہتے ہیں اور سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے محض قصوں پر جن میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بھروسہ کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے دنیا میں صدہا لوگ خدا بنائے گئے اور صدہا پرانے افسانوں کے ذریعہ سے کراماتی کر کے مانے جاتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو۔ سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ ہیں۔

محمد است امام چراغِ ہر دو جہاں — محمد است فرو زندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترسِ حق مگر بخدا — خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ، ص ۱۲۷۔۱۲۹)

قابل تعریف نبی

میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب........ اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت ﷺ کی طرف رجوع کروں میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم ﷺ کی عزت دنیا میں قائم ہو میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت ﷺ ہی کی طرف راجع ہیں اس لئے کہ میں آپ کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت ﷺ سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔

(الحکم، ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

آئینہ حق نما

ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اور اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور احسان والا، اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔

(نسیم دعوت، ص ا)

قابل فخر نبی

ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہیں اس عقدے کو اس نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے، ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کرسکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہوگیا۔

(چشمہ معرفت۔ص۹۔۱۰، خاتمہ الکتاب)

کامل نمونہ

مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(اربعین۔ص۳)

جلالی نبی

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے

تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

(تریاق القلوب، ص ۱۱)

کمالاتِ قدسیہ

بلا شبہ یہ سچ ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت ﷺ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت ﷺ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، ص ۲۴۲)

فہم و فراست

ہمارے رسول اللہ ﷺ کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کی فہم اور فراست سے برابر نہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۴۰۰)

فخرِ رُسل

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔

(سراج منیر، ص ۸۲)

مبارک نبی

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰی اور ذکریا وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ **اللھم صلے وسلم و بارک علیه و اله و اصحابه اجمعین و اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین.**

(اتمام الحجۃ، ص ۲۸)

جامع کمالات نبی

بات یہ ہے کہ ہمارے نبیؐ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرتؐ کی ذات میں شامل تھیں اور در حقیقت محمدؐ کا نام اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالاتِ متفرقہ صفاتِ خاصہ آنحضرت

ﷺ میں جمع ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۴۳)

افضل الانبیاء

میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہرگز نہ کر سکتے ان میں وہ دل وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم ﷺ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ وریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے ہمارے نبی کریم ﷺ نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَاءُ

(الحکم، ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

اعلیٰ درجہ کا نور

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے....اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید

ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق ومصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔
(آئینہ کمالات اسلام،ص ۱۶۰)

صاحب فیضان نبی

روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طفیل دنیا میں آئے ہیں یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتی ہے اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور روحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے کوئی ہے جو برکات اور نشانوں کے دکھلانے کیلئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعویٰ کا جواب دے۔
(آئینہ کمالات اسلام،ص ۲۲۴)

فانی فی اللہ

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات نظر آتی تھیں۔ **اللھم صلے وسلم و بارک علیہ و الہ بعد دھمہ و غمہ و حزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔**

(برکات الدعا،ص ۵)

ختم نبوت

”اس پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا بھی چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے“

خاتم کمالات نبیؐ

اس جگہ پر یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے، یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقینی معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے اوران کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیا ﷺ کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں وہ نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اس سرچشمہ سے سیراب ہوں دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آ کر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت ﷺ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔

(الحکم، ۳۱ جولائی ۱۹۰۴ء)

خاتم النبیین

کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور آنحضرت ﷺ کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین نہ کرے جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا کچھ نہیں۔

(الحکم، ۱۰/ اگست ۱۹۰۲ء)

صاحب خاتم

اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یعنی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی،ص ۹۷ حاشیہ)

ختم نبوت کا مفہوم

تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے۔

(الوصیت،ص۱۲)

زندہ نبیؐ

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات

یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے خدا سچ ہے اور محمدؐ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔

(کشتی نوح، ص ۱۳)

حقیقی منجی

میں قرآن اور احکام قرآنی کی خدمت اور آنحضرتﷺ کے پاک مذہب کی خدمت کے واسطے کمربستہ ہوں اور جان تک میں نے اپنی اسی راہ میں لگادی ہے اور میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کامل اکمل اور مکمل کتاب ہے اور اس کی پوری اطاعت اور بغیر آنحضرتﷺ کی پیروی کے نجات ممکن ہی نہیں اور قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرتﷺ کی اطاعت کا جواء اپنی گردن سے اتارنے والے کو کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں۔

(الحکم، ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

قابل اتباع نبیؐ

خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرتؐ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمدؐ کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔

(چشمہ معرفت، ص ۳۲۴)

بے نظیر نبیؐ

اُوحِیَ اِلّی اَنَّ الدِّیْنَ ھُوَالاِسْلَامُ وَ اَنَّ الرَّسُوْلَ ھُوَالْمُصْطَفٰی اَلسَّیِّدُ الْاَنَامُ رَسُوْلٌ اُمِّیٌّ اَمِیْنٌ فَکَمَا اَنَّ رَبَّنَا اَحدٌ یستحقُّ العِبَادَۃَ وَحْدَہٗ فَکَذٰلِکَ رَسُوْلُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَا نَبِیّ بَعْدَہٗ وَلَا شَرِیْکَ مَعَہٗ وَ اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّینَ۔

(منن الرحمٰن، ص۲۰)

میری طرف وحی کی گئی ہے کہ سچا دین صرف اسلام ہے اور سچے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سردار اور امام ہیں جو امی اور امین ہیں پس جیسے خدا تعالیٰ اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے اسی طرح ہمارے مطاع رسول بھی یکتا ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا کوئی شریک نہیں ہے اور وہ خاتم النبیین ہیں۔

مدعی نبوت کافر ہے

ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد و بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا پس بلا شبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔

(انجام آتھم، ص۲۷۔۲۸ حاشیہ)

جامِ طہور

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

شانِ احمدؐ

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوند کریم
آں چناں از خود جدا شد کز میاں اُفتاد میم

زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکر اُو شد سراسر صورتِ ربّ رحیم

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلے احمد نمے بینم دِگر عرشِ عظیم

منت ایزد کہ من بر رغم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آں عین النعیم

از عنایات خدا و زفضل آں دادار پاک
دشمن فرعونیانم بہر عشق آں کلیم

دَر رہِ عشق محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں دردلم عزم صمیم

(توضیح مرام)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی شان کو خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ اپنے آپ سے اس طرح جدا ہو گئے کہ میم درمیان سے گر گیا۔

آپ اپنے محبوب میں اس طرح فنا ہو گئے کہ کمال اتحاد کے باعث آپ کا وجود رب رحیم کی صورت بن گیا۔

خواہ مجھے کوئی الحاد اور گمراہی کی طرف منسوب کرے مگر میں احمدؐ کے دل جیسا کوئی عرش عظیم نہیں دیکھتا۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں دنیاداروں کے علی الرغم اس نعمتوں کے چشمہ کا مزہ حاصل کرنے کیلئے ہزاروں دکھ خرید رہا ہوں۔

اللہ کے احسان سے میں اس کلیم کی خاطر فرعون صفت لوگوں کا دشمن ہوں۔

میری تمنا، دعا اور پختہ ارادہ ہے کہ آپ کے عشق و محبت میں میرے سر و جان قربان ہوں۔

عشق محمدؐ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار — کآخر کنند دعویٰ حب پیمبرم
بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسرائد بعشق اُو — از خود تہی و از غم آں دلستاں پرم
جانم فدا شود برہِ دین مصطفےٰ — ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

(ازالہ اوہام حصہ اول)

ترجمہ: اے دل تو ان مخالفت کرنے والوں کا لحاظ کر کہ آخر وہ بھی میرے پیغمبر ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

میں عشق الٰہی کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں اگر اس بات کا نام کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔

آپ کا عشق میرے وجود کے رَگ و پے میں سرایت کر چکا ہے میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں۔

میری جان محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہ میں قربان ہو یہ میرے دل کا مدعا ہے کاش یہ بات مجھے میسر آجائے۔

جمال محمدؐ

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است — خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش — در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است
ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم — یک قطرۂ زبحر کمال محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی ست — دیں آبِ من ز آبِ زلال محمدؐ است

(اخبار ریاض ہند، یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

ترجمہ: میرے جان و دل محمد مصطفٰیؐ کے حسن و جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آپؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

میں نے دل کی آنکھ سے دیکھا اور گوش ہوش سے سنا کہ ہر جگہ نبی کریم کے جمال کی آواز آرہی ہے۔

معارف و حقائق کا چشمہ رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں یہ نبی کریم کے کمالات کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

میری یہ آگ آپ کی محبت کی آگ کا ایک حصہ ہے اور میرا یہ پانی آپ کے شیریں پانی سے حاصل کیا ہوا ہے۔

مجمع البحرین علم و معرفت

در دلم جو شد ثنائے سرورے　　آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشق یار ازل　　آنکہ روحش واصل آں دلبرے
آنکہ در برو کرم بحر عظیم　　آنکہ در لطف اتم یکتا دُرے
آنکہ در جود و سخا ابر بہار　　آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
آں رُخِ فرخ کہ یک دیدار او　　زشت رُو را میکند خوش منظرے
آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است　　صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
احمد آخر زماں کز نورِ اُو　　شد دلِ مردم ز خور تاباں ترے

ترجمہ: میرے دل میں اس سردار کی ثنا جوش مار ہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا۔
جس کی جان اللہ تعالیٰ کی عاشق ہے اور جس کی روح اس دلبر سے واصل ہے۔
جو نیکی اور بزرگی میں ایک عظیم سمندر ہے اور جو کمال لطف میں نایاب موتی ہے۔
جو جود و سخا میں بارانِ بہار ہے اور فیض و بخشش میں ایک سورج ہے۔
اس کا چہرہ ایسا مبارک ہے کہ اس کا ایک دفعہ دیکھ لینا بدصورت کو حسین بنا دیتا ہے۔
وہ ایسا روشن دل ہے جس نے سینکڑوں سیاہ دلوں کو ستارہ کی طرح روشن کر دیا ہے۔
اس کا نام نامی احمد آخر زمان ہے جس کے نور سے مردہ دل سورج سے بھی زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔

از بنی آدم فزوں تر در جمال — وز لآلی پاک تر در گوہرے
برلبش جاری ز حکمت چشمہ — در دِش پُر از معارف کوثرے
کرد ثابت بر جہاں عجز بتاں — وانمودہ زورِ آں یک قادرے
خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ — بادشاہ و بیکساں را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق از دے بدید — کس ندیدہ در جہاں از مادرے
حسن رویش بہِ زماہ و آفتاب — خاک کوئش بہ زمشک و عنبرے
منکہ از حسنش ہمے دارم خبر — جاں فشانم گردہد دل دیگرے
مے پریدم سوئے کوئے او مدام — من اگر میداشتم بال و پرے

ترجمہ: وہ تمام بنی آدم سے حسن و جمال میں بڑھ کر ہے اور اصل کے لحاظ سے موتیوں سے بھی پاک تر ہے۔

اس کے لبوں سے حکمت کا چشمہ رواں ہے اور اس کے دل میں معارف کا ایک کوثر ہے۔

اس نے دنیا پر بتوں کا درماندہ ہونا ظاہر کر دیا اور خدائے قادر کی قوت کو نمایاں کر دیا ہے۔

وہ آقا ہو کر عاجزوں کی غلامی کرنے والا ہے اور بادشاہ ہو کر بیکسوں کا خدمت گزار ہے۔

مخلوق نے جو رحمت و شفقت آپ سے دیکھی ہے کسی نے اپنی ماں سے بھی اس دنیا میں نہیں دیکھی۔

وہ آفتاب و ماہتاب سے بھی حسین تر ہے اور اس کے کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بڑھ کر ہے۔

میں اس کے حسن و جمال سے پوری طرح آگاہ ہوں اور اس پر اپنی جاں نثار کرتا ہوں جبکہ دوسرا صرف دل ہی دیتا ہے۔

اگر مجھے بال و پر عطا ہوتے تو میں ہمیشہ آپ کے کوچہ کی طرف محو پرواز رہتا۔

امی و در علم و حکمت بے نظیر — زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال — لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے
مجمع البحرین علم و معرفت — جامع الاسمین ابر و خاورے
جائے و جائیکہ طیر قدس را — سوزد از انوارِ آں بال و پرے
او چہ میدارد بمدح کس نیاز — مدح اُو خود فخر ہر مدحت گرے
ہست او در روضہ قدس و جلال — و ز خیالِ مادحاں بالا ترے

(دیباچہ براہین احمدیہ، حصہ اول)

ترجمہ: وہ امی ہے مگر علم و حکمت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت پر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے۔

اس کے نفس پاک پر ہر کمال ختم ہو گیا ہے اور بے شک وہ نبیوں کا ختم کرنے والا ہے۔

وہ علم و معرفت کا مجمع البحرین ہے اور بادل اور سورج دونوں ناموں کا جامع ہے۔

اس کا مقام وہ ہے کہ طائر قدس کے بال و پر بھی اس کے انوار کی وجہ سے جلتے ہیں۔

اسے کسی کی مدح و ثنا کی کیا حاجت ہے۔ اس کی مدح و ثنا تو ہر مدحت گر کیلئے وجہ فخر ہے۔

وہ پاکیزگی اور جلال کے باغ میں سکونت پذیر ہے اور مدحت گروں کے خیالات سے بہت بالا ہے۔

سرورِ خاصانِ حق

چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار | عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہردو دار
آں مقام قرب کو دارو بدلدار قدیم | کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار
سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہ عاشقاں | آنکہ روحش کرد طے ہر منزل وصل نگار
آنکہ داردقربِ خاص اندر جنابِ پاک حق | آنکہ شانِ اُونہ فہمد کس ز خاصان دکبار
صدر بزم آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں | ذات خالق رانشانے بس بزرگ واستوار
ہر رگ و تار وجودش خانہ یارِ ازل | ہردم و ہر ذرہ اش پُر از جمالِ دوستدار
ہست او از عقل وفکر و وہم مردم دُور تر | کے مجال فکر تا آں بحر نا پیدا کنار

ترجمہ: مجھ سے اس عالی قدر سردار کی ثنا کس طرح ہو سکے جس کی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں۔

وہ مقام قرب جو اسے اللہ کے ہاں حاصل ہے اس کی کیفیت کو واصلانِ بارگاہ الٰہی میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔

وہ خاصانِ حق کا سردار ہے اور عشاق کا بادشاہ ہے جس نے وصل محبوب کی ہر منزل کو طے کرلیا ہے۔

وہ مقام قرب جو اسے اللہ کی جناب میں ہے اس کی شان وعظمت کو خواص اور بزرگ بھی نہیں جانتے۔

وہ بزم آسمانی کا صدر اور زمین پر اللہ کی حجت ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان نشان ہے۔

اس کے وجود کا ہر رگ و ریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کا ہر سانس اور ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہے۔

وہ انسان کے عقل وفکر اور وہم سے بالا ہے فکر کی کیا مجال کہ اس بحر ناپیدا کنار تک پہنچ سکے۔

روح او درگفتن قول بلیٰ اول کسے — آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار
کشتہ قوم و فدائے خلق و قربان جہاں — نے بجسم خویش میلش نے بنفس خویش کار
یا نبی اللہ توئی خورشید رہ ہائے ہدیٰ — بے تو نارد روبراہے عارفِ پرہیز گار
زندہ آں شخصے کہ نوش جرعہ از چشمہ ات — زیرک آں مردیکہ کرداست اتباعت اختیار
بے تو ہرگز دولت عرفان نمے یابد کسے — گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہد بیشمار
یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے توام — وقت راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیزست آں دلے — در نثار تو نگردد جاں کجا آید بکار
صد ہزار یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن — واں مسیح ناصری شد از دمِ اُو بیشمار
تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب — بادشاہ ملک و ملت ملجاء ہر خاکسار

اس کی روح قول بلیٰ کہتے ہیں سب سے اول ہے وہ توحید کا آدم اور آدم کی تخلیق سے قبل اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے تھا۔ وہ کشتہ قوم فدائے خلق اور اہل دنیا پر قربان تھا اسے اپنے جسم و جان سے کوئی کام نہ تھا۔

اے نبی اللہ آپ ہی ہدایت کی راہوں کے سورج ہیں آپ کے بغیر کوئی عارف اور پرہیز گار ہدایت نہیں پا سکتا۔

وہ شخص جس نے آپ کے چشمہ سے ایک گھونٹ پانی پی لیا وہ زندہ ہے اور وہ شخص عقلمند ہے جس نے آپ کی اتباع اختیار کی۔

آپ کے بغیر کوئی شخص دولت عرفان حاصل نہیں کر سکتا خواہ وہ ریاضت اور جدوجہد کرتا ہوا مر بھی جائے۔

اے نبی اللہ میں تو آپ کے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے لاکھ جانیں ملیں تو میں انہیں آپ کی راہ میں وقف کر دوں۔

اگر دل آپ کیلئے خون نہیں ہوتا تو اس کی حقیقت ہی کیا ہے اور جو جان آپ پر قربان نہ ہو وہ کسی کام کی نہیں۔

میں آپ کے چاہ ذقن میں کئی لاکھ یوسف دیکھ رہا ہوں اور بیشمار مسیح ناصری آپ کے دم سے پیدا ہو رہے ہیں

آپ ہفت اقلیم کے شہنشاہ اور مشرق و مغرب کے سورج ہیں ملک و ملت کے بادشاہ اور ہر خاکسار کی جائے پناہ ہیں۔

نور محمدؐ

عجب نوریست درجانِ محمدؐ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف کہ گردد از محبانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزارست صد بار کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ
خدا خود سوزد آں کرم دنی را کہ باشد از عدوّانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستی نفس بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش محمد ہست برہانِ محمدؐ
دریں راہ گر کُشندم در بسوزند نتابم رد ز ایوانِ محمدؐ

ترجمہ: محمد ﷺ کی جان میں عجیب نور ہے اور آپ کی کان میں عجیب وغریب لعل ہے۔
دل ظلمتوں سے اس وقت صاف ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کے محبت کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے
میں دونوں جہاں میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جو آپ ایسی شان رکھتا ہو۔
خدا اس سینہ سے بیزار ہے جو محمد ﷺ سے کینہ رکھتا ہے۔
خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو آپ کے دشمنوں میں سے ہو۔
اے مخاطب اگر تو نفس کی مستی سے نجات چاہتا ہے تو محمد ﷺ کے مستانوں میں آجا۔
اگر تو کوئی دلیل چاہتا ہے تو آپ کا عاشق بن جا کیونکہ محمد ﷺ اپنی دلیل آپ ہیں۔
اس راہ میں اگر میں قتل کر دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں تو بھی آپ کی بارگاہ سے منہ نہ موڑوں گا۔

بے سہلست از دنیا بریدن — بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ
دگر استاد رانامے ندانم — کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم — کہ ہستم کشتہ آنِ محمدؐ
دل رازم بہ پہلویم مجوئید — کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم — کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ — نباشد نیز شایانِ محمدؐ
الا اے دشمن نادان و بے راہ — بترس از تیغ برانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام ونشان است — بیا بنگرز غلمانِ محمدؐ

(آئینہ کمالات اسلام)

محمد ﷺ کے حسن واحسان کو یاد کر کے دنیا سے قطع تعلق کر لینا نہایت آسان ہے۔

میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں محمد ﷺ کے مدرسہ میں پڑھا ہوں۔

کسی دوسرے محبوب سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو محمد ﷺ کے نازواداکا مقتول ہوں۔

میرے دلِ زار کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کیونکہ میں نے اسے محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے باندھ دیا ہے۔

میں طائرانِ قدس میں سے وہ پرندہ ہوں جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کے باغ میں بسیرا کر لیا ہے۔

اگر سو بار بھی میں اس راستہ میں جان قربان کروں تو مجھے افسوس ہوگا کہ یہ قربانی محمد ﷺ کے شایانِ شان نہیں

اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور آپ کی تیغ بُرّاں سے ڈر جا۔

اگرچہ کرامت کا نام ونشان اب نہیں ملتا مگر آ اور محمد ﷺ کے غلاموں میں اس کا مشاہدہ کر لے

نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر ایک نظر ہے بدرالدُجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امین ہے اس کی ثنا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیاں ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم)

نشیدِ حجاز

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِماً

فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٍ

لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیرُا لُورَیٰ

یَا لَلْفَتٰی مَا حُسْنُہٗ وَ جَمَالُہٗ ریَّاہُ یُصْبِی الْقَلْبَ کَاالرَّیْحَان
وَجْہُ الْمُھَیْمِنِ ظَاھِرٌ فِیْ وَجْھِہٖ وَ شُؤُوْنُہٗ لَمَعَتْ بِھٰذَا الشَّانٖ
فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِہٖ وَ جَمَالِہٖ وَ جَلَالِہٖ وَ جَنَانِہِ الرَّیَّانٖ
لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی رِیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَۃُ الْاَعْیَانٖ
ھُوَ فَخْرُ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَ مُقَدَّسٍ وَ بِہٖ یُبَاھِی الْعَسْکَرُ الرُّوْحَانِیٖ
اَلْفَیْتُہٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْھُدٰی وَ رَأَیْتُہٗ کَالدُّرِّ فِی اللَّمْعَانٖ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ
یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیٖ
اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَ تَحَنُّنٍ یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانٖ
جِسْمِیْ یَطِیْرُ اَلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانٖ

ترجمہ: اس نوجوان یعنی نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال کے کیا کہنے اس کی خوشبو ریحانٰ کی مانند دل کو شیفتہ کر لیتی ہے۔

اس کے چہرے سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے اور اس کے کام اسی شان کے ساتھ چمکتے ہیں۔

وہ اپنے کمال، جمال اور جلال اور سیراب دل کے ساتھ تمام مخلوقات سے فوقیت لے گیا ہے۔

بیشک محمد رسول اللہ ﷺ مخلوقات میں سے بہتر وجود، معزز لوگوں کی روح و قوت اور بڑے لوگوں میں سے چیدہ فرد ہیں۔

آپ ہر مطہر و مقدس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ کی ذات گرامی پر نازاں ہیں۔

میں نے آپ کو حقائق و ہدایت کا سمندر پایا ہے اور چمک میں موتی کی مانند۔

اے میرے رب تو اپنے نبی ﷺ پر اس دنیا اور دوسرے عالم میں بھی درود بھیج۔

اے میرے آقا میں آپ کے دروازے پر افسوس کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں اس لئے کہ قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ایذا پہنچائی ہے۔

میری طرف نظر رحمت و شفقت سے دیکھئے میرے آقا میں آپ کا ایک ناچیز غلام ہوں۔

میرا جسم آپ کے عشق میں بلندی کی طرف اڑا جاتا ہے کاش مجھے قوت پرواز عطا کی جاتی۔

لَہٗ رُتبَۃٌ فِیہِ الْمَدَائِحُ تُحصَرُ

فَطُوْبیٰ لِمَنْ صَافٰی صِرَاطَ مُحَمَّدٍ	وَ کَمِثْلِ ھٰذَا النُّوْرِ مَا بَانَ نَیِّرٌ
وَ فِیْ کُلِّ اَقْوَامٍ ظَلَامٌ مُدَمِّرٌ	وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَدْرٌ مُنَوِّرٌ
وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُھْجَۃُ مُھْجَتِیْ	وَ مِنْ ذِکْرِہِ الْاَحْلیٰ کَاَنِّیْ مُثْمِرٌ
فَدَعْ کُلَّ مَلْفُوْظٍ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ	وَ قَلِّدْ رَسُوْلَ اللّٰہِ تَنْجُ وَ تُغْفَرُ
وَ لَیْسَ طَرِیْقُ الْھُدٰی اِلَّا اتِّبَاعَہٗ	وَ مَنْ قَالَ قَوْلًا غَیْرَہٗ فَیُتَبَّرُ
وَ یُبْغٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ دِیْنُہٗ	لَہٗ مِلَّۃٌ بَیْضَاءُ لَا تَتَغَیَّرُ
لَہٗ دَرَجَاتٌ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بِھَا	لَہٗ فَیْضُ خَیْرٍ لَا تُضَاھِیْہِ اَبْحُرٌ
اَلَا مَا ھَرَفْنَا فِیْ ثَنَاءِ رَسُوْلِنَا	لَہٗ رُتْبَۃٌ فِیْہِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ
لَہٗ رُتْبَۃٌ فِی الْاَنْبِیَاءِ رَفِیْعَۃٌ	فَطُوْبیٰ لِقَوْمٍ طَاوَعُوْہُ وَ خَیَّرُوْا
فِدًی لَّکَ رُوْحِیْ یَا حَبِیْبِیْ وَ سَیِّدِیْ	فِدًی لَّکَ رُوْحِیْ اَنْتَ وَرْدٌ مُنَضَّرٌ
وَ یُعْجِزُ عَنْ تَحْمِیْدِ حُسْنِکَ مُؤْمِنٌ	فَکَیْفَ مُحَمِّدُکَ الَّذِیْ ھُوَ یُکْفَرُ

ترجمہ: مبارک ہو اس کو جس نے محمد ﷺ کے رستہ کو پسند کیا، اس نور کی مانند کوئی سورج ظاہر نہیں ہوا۔

ہر قوم میں برباد کر دینے والی تاریکی چھائی ہوئی ہے اور یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود روشنی دینے والا ماہ چہاردہم ہے۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ میری جان کی جان ہیں اور میں آپ کے شیریں ذکر سے ثمر دار ہوں۔

پس تو نبی کریم ﷺ کے قول کے سوا ہر بات کو ترک کر دے اور آپ کی پیروی کر تو نجات پا جائے گا اور بخشا جائے گا۔

آپ کی اتباع کے سوا اور کوئی رستہ ہدایت کا نہیں اور جس نے اس کے خلاف کہا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

آپ کا دین قیامت تک رہے گا اور ملت بیضا کبھی تغیر آشنا نہ ہوگی۔

آپ کے بلند درجات میں آپ کا کوئی شریک نہیں اور آپ کے افاضہ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکتا۔

سنو! ہم نے اپنے رسول کی تعریف میں مبالغہ سے کام نہیں لیا آپ کا مقام اتنا بلند ہے کہ تمام مدح ختم ہو جاتی ہے۔

انبیاء میں آپ کا رتبہ بلند ہے۔ پس وہ قوم مبارک ہے جس نے آپ کو اطاعت کیلئے پسند کیا۔

میرے آقا میری روح آپ پر فدا ہو میری جان آپ پر قربان ہو، آپ تو تازہ گلاب ہیں۔

آپ کے حسن و جمال کی تعریف سے تو ایک مومن بھی عاجز ہے پھر وہ شخص کیسے آپ کی تعریف کر سکتا ہے جسے کافر قرار دیا گیا ہے۔

اِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ رَضِیْسَاہُ مَتْبُوْعًا وَ رَبِّیْ یَنْظُرُ
وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی اِلَیْہِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِیْنَ فَنَشْکُرُ
لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوْقَ کُلِّ مَدَارِجٍ لَہٗ لَمَعَاتٌ لَّا یَلِیْھَا تَصَوُّرُ
اَبَعْدَ نَبِیِّ اللّٰہِ شَیْءٌ یَرُوْقُنِیْ اَبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجْہٌ مُنَوَّرُ
عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰہِ یَا مَرْجَعَ الْوَرٰی لِکُلِّ ظَلَامٍ نُوْرُ وَجْھِکَ نَیِّرُ
مَدَحْتُ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِنَّہٗ لَاَرْفَعُ مِنْ مَدْحِیْ وَ اَعْلٰی وَ اَکْبَرُ
دَعُوْا کُلَّ فَخْرٍ لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اَمَامَ جَلَالَۃِ شَانِہٖ الشَّمْسُ اَحْقَرُ
وَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَ فِیْ کُلِّ آنٍ مِنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ
وَلِدِیْنِہٖ فِیْ جَذْرِ قَلْبِیْ لَوْعَۃٌ وَ اِنَّ بَیَانِیْ عَنْ جَنَانِیْ یُخْبِرُ

(کرامات الصادقین)

میرے امام و پیشوا احمد ﷺ سرتاج انبیاء ہیں۔ ہم نے انہیں بطور متبوع پسند کر لیا ہے اور میرا رب اس کا شاہد ہے۔

نبی کریم ﷺ آفتاب ہدایت ہیں۔ ہم مومن ہو کر آپ کی طرف راغب ہیں اور شکر کرتے ہیں۔

آپ کو بلند تر درجات حاصل ہیں اور آپ کے انوار تصور سے بھی بالاتر ہیں۔

کیا آپ کے بعد کوئی چیز میرے دل کو بھا سکتی ہے؟ کیا آپ کے بعد کوئی روشن چہرہ ہے؟

اے مرجع خلائق آپ پر اللہ کی سلامتی ہو ہر قسم کی تاریکی کیلئے آپ کے چہرے کا نور سورج ہے۔

میں نے امام انبیاء کی مدح کی ہے مگر آپ میری مدح و ستائش سے بہت بالا ہیں۔

ہر فخر نبی کریم ﷺ کیلئے چھوڑ دو اس کی جلالت شان کے آگے سورج بھی حقیر ترین ہے۔

بخدا میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں آپ کے نور سے فیضیاب ہوتا ہوں۔

میرے دل میں آپ کے دین کیلئے ایک سوزش ہے اور میرا بیان میری دلی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔

یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا

یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا — عَیْنَ الْھُدیٰ مُفْنِیْ الْعِدَا
بَرًّا کَرِیْمًا مُحْسِنًا — بَحْرَ الْعَطَایَا وَالْجَدَا
بَدْرٌ مُنِیْرٌ زَاھِرٌا — فِیْ کُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا
اُطْلُبْ نَظِیْرَ کَمَالِہٖ — فَسَتَنْدَ مَنَّ مُلَدَّدَا
نُوْرٌ مِنَ اللّٰہِ الَّذِیْ — اَحْیَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُجْتَبٰی — وَالْمُقْتَدیٰ وَالْمُجْتَدیٰ
ھُوَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ الَّتِیْ — تُعْطِیْ نَعِیْمًا مُّخَلَّدَا

(کرامات الصادقین)

ترجمہ: اے میرے دل احمدؐ کا ذکر کر جو سرچشمہ ہدایت اور دشمنوں کو فنا کرنے والے ہیں۔
وہ نیک، کریم اور محسن ہیں اور بخشش اور سخاوت کے سمندر ہیں۔
وہ چودھویں رات کے روشن چاند ہیں اور ہر بات میں قابل تعریف ہیں۔
اگر تو آپ کے کمال کی نظیر طلب کرے تو حیران و سرگرداں ہو کر نادم ہوگا۔
آپ اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جنہوں نے علوم کو جدید پیرایہ میں زندہ کیا ہے۔
آپ مصطفیٰ، مجتبیٰ اور مقتدا ہیں اور آپ سے بخشش طلب کی جاتی ہے۔
آپ ایسی لیلۃ القدر ہیں جو ہمیں دائمی نعمتوں سے سرفراز کرتی ہے۔

عقائد

”مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے“

حضرت مسیح موعود کا عقیدہ

مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت ﷺ کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت ﷺ کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔

(کرامات الصادقین، ص ۲۵)

2

اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن

شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ **الا لعنة الله على الكاذبين المفترين**

(ایام الصلح، ص ۸۶۔۸۷)

3

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت

والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔

(آسمانی فیصلہ،ص ۳)

4

اَلا دِیۡنَ لَنَا اِلَّا دِیۡنُ الۡاِسۡلَامِ وَلَا کِتَابَ لَنَا اِلَّا الۡفُرۡقَانُ کِتَابُ اللّٰہِ الۡعَلَّامِ لَا نَبِیَّ لَنَا اِلَّا مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ وَ بَارَکَ وَ جَعَلَ اَعۡدَاءَہٗ مِنَ الۡمَلۡعُوۡنِیۡنَ.

(انجام آتھم،ص ۱۴۳)

ترجمہ: دین اسلام کے سوا ہمارا کوئی دین نہیں اور قرآن کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں جو خدائے علام کی کتاب ہے اور محمد خاتم النبیین ﷺ کے سوا ہمارا کوئی رسول نہیں اللہ تعالیٰ آپ پر برکات نازل فرمائے اور آپ کے دشمن لعنت کے مستحق ہوں۔

5

ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل وجان سے یقین رکھتے تھے۔ قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کی سچی اور کامل کتاب سمجھتے تھے اور سچے دل سے خاتم الکتب جانتے تھے اور آنحضرت ﷺ کو سچے دل سے خاتم النبیین سمجھتے تھے۔ وہی نمازیں تھیں، وہی قبلہ تھا۔ اسی طرح ماہ رمضان کے روزے رکھتے تھے۔ حج اور زکوٰۃ میں بھی کوئی فرق نہ تھا۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ کون سی وجوہات ہیں جن کے سبب سے ہمیں یہود ونصاریٰ سے بدتر ٹھہرایا گیا۔

(الحکم،۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

غیرتِ عشق

''ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں، لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں''۔

1

جولوگ ناحق خدا سے بے خوف ہوکر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ سے یاد رکھتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کر لیں میں سچ سچ کہتا ہوں ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں، لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

(پیغام صلح، ص ۳۰)

2

اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی کی گئی دکھا۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۲)

3

وَمَا اٰذٰی قَلْبِیْ شَیْءٌ کَاسْتَھْزَاءِ ھِمْ فِیْ شَانِ الْمُصْطَفٰی وَ جَرحِھِمْ فِی عِرضِ خَیْرِ الْوَرٰیْ وَ وَاللّٰہِ لَوْ قُتِلَتْ جَمِیْعُ صِبْیَانِی وَ اَوْلَادِیْ وَ اَحْفَادِیْ بِاَعْیُنِنِیْ وَ قُطِّعَتْ اَیْدِیْ وَ اَرْجُلِیْ وَ اُخْرِجَتِ الْحَدَقَۃُ مِنْ عَیْنِیْ وَ اُبْعِدْتُ مِنْ کُلِّ مُرَادِیْ وَ اَوْنِیْ وَ اَرْنِی مَا کَانَ عَلَیَّ اَشُقَّ مِنْ ذٰلِکَ۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۱۵)

ترجمہ: اور میرے دل کو کسی چیز نے اس قدر تکلیف نہیں دی جس قدر ان کے استہزا اور ہتک عزت نے جو وہ نبی کریم ﷺ کی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میری تمام اولاد میری آنکھوں کے سامنے ذبح کردی جاتی اور میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جاتے اور میری آنکھیں نکال دی جاتیں اور میں اپنی تمام مرادوں سے نامراد اور ہر قسم کے آرام و آسائش سے بے نصیب کیا جاتا تب بھی یہ بات مجھ پر زیادہ شاق نہ گزرتی۔